

میرے آنسو۔ مری آہیں

تلاپینام

یہ واپس لائیں

غم نہ کھا

ساتھ تہاے ہم ہیں

ساتھ ساتھی کے ترے

ہم بھی ترے ساتھی ہیں

زندگی بخش یہ پیغام

لب یار سے نکلے

کہ محبت کی رفاقت کو دوا ہی کر دے۔

(آمین)



تین دشمن

ہماری تین دشمن ہیں

• دشمن خدا

• دشمن رسول

• اور دشمن ازواج و اصحاب رسول

قائد احسان شاہ

سید ابو سعید ابو ذر

مظاہر

پر مری زلیست کے مالک

مرے اپنے آقا

غار کے لب پر

یہ ناپاک و نجس قدموں کی آہٹ ظالم

دل پر غوں میں

اٹھا دیتی ہے ہر شو طوناں

اور اب عمر دروزہ کی لبس

ایک ہی خواہش یارب

پائے صد تپش سے پٹے ہوئے

فدوں کی منیا کے صدقے

غار کے یار کی

عنقوت کے دفا کے صدقے

دل میں اٹھتے ہوئے طوناں میں

بے انت ظالم آجائے

میرے جذبات کی کو

مخمس کے پار

ترے اپنے نغمہ تک پہنچے

درد کی آنچ

توڑی گئی رحمت کو گوارا کر دے

اور پھر تو بھی

سیرام چلا آئے

کہ دلدار لبسمل ہو جائے

ایک نیا فتنہ

امت مسلمہ کو بھڑت فتنوں سے سابقہ ڈر چکا ہے اور قیامت تک اسے بہت سے فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ قرآن مجید نے امت محمدیہ علی صا جہا الف الف تہیہ کو آگاہ کر دیا تھا کہ اہم سبب بقہ کی طرح اس امت کو بھی فتنوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور وقتاً فوقتاً اس کے ایمان اور اس کی استقامت کا امتحان ہوتا ہے گا۔ اس آگاہی کا تقاضا یہ ہے کہ امت نومذہب ہمیشہ ہمیشہ یا اور فتنوں سے مقابلہ کرنے اور انہیں کچلنے کے لئے تیار رہے۔

تاریخ اسلام میں جو اولین اور بدترین فتنہ پیدا ہوا وہ فتنہ شیعیت یا شیعیہ مذہب کا ظہور ہے۔ اس کے بعد جتنے جتنے بھی پیدا ہوئے وہ درحقیقت اسی فتنے کے اثبات و فروغ اور اسی شجرہ زقوم کے تلخ و مسموم آثار تھے۔ غصہ کیجئے کہ سب کا سلسلہ نسب شیعیت ہی تک پہنچتا ہے بشیعت اسلام کے خلاف ایک تحریک ہے۔ جس کے اصل بانی یہودی ہیں۔ تیرہ سو برس سے یہ تحریک چلی رہی ہے اور مختلف ادوار میں مختلف صورتوں میں نمودار ہوتی رہی۔ اس وقت یہ فتنہ فحشی کی صورت میں نمودار ہوئی ہے۔ یہ فتنہ اتنا شدید اور ہلاکت خیز ہے کہ اسلام کی تاریخ میں اس کی نظیر مشکل سے مل سکے گی۔ اس صدی میں فتنہ شیعیت کی یہ بلرز نویداری بھی یہودی ہی کی فتنہ آفرینی اور فساد انگیزی کی دین منت ہے۔ حکومت بنی اسرائیل اور امریکہ کے یہود نے دشمن اسلام خمینی کی پرورش کی اور انہیں اجمار کران کے ماتھے سے انقلاب ایران برپا کر دیا اور وہاں شیعہ الحادی نظام جاری کر دیا۔ انقلاب ایران مراکز سلطنت بنی اسرائیل، امریکہ و روس کی مشترک کوشش کا نتیجہ ہے۔ اور کج بھی یہ فتنیں نیز دنیا کے سب یہود ایران کی سرپرستی کا اعانت کتبہ ہیں۔ اس واقعہ کو زمین میں سمجھ کر لینا چاہیے کہ امریکہ اور یورپ کی کسی فتنوں میں یہود کا اثر و سوراخ اس قدر زیادہ ہے کہ وہ ان کی پالیسی کا رخ اپنی مرضی اور اپنے مفاد کی جانب آسانی کے ساتھ مڑ لیتے ہیں۔ فلسطین میں اسرائیل حکومت قائم کرنے کے بعد یہودی فتنے نے منصفیہ کے دوسرے جہاد کو

مائل کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ امریکہ، روس، فرانس، برطانیہ اور دیگر مغربی طاقتیں یہود کی اس کوشش میں اس کی معاون و مددگار اور اس کی رائے سے متفق ہیں۔

اس کا منصوبہ یہ ہے کہ بعد اسلامی ممالک خصوصاً عرب پر شیعوں کو مسلط کر دیا جائے۔ ان کے تسلط کے بعد یہود اور شیعہ ای ممالک کو آپس میں تقسیم کر لیں۔ اس طرح یہود اور شیعہ مل کر اسلام کو ختم کر دیں اسی ناپاک منصوبے کو پورا کرنے کے لئے امریکہ، روس اور اسرائیل نے لے کر ایران میں انقلاب برپا کر دیا۔ اور اس المادی و فحاشی انقلاب پر اسلامی انقلاب کا ٹیلہ لگایا۔ شاہ کو نکلیا، غنیمی کی پرورش کی اس کے امیج کو بڑھایا، پھر اسے ایران پر مسلط کیا، اسے خد دے کر عراق پر حملہ کر دیا، ابھی وہ ہے کہ امریکہ، روس اور یورپ کی دوسری بڑی طاقتیں خلیج کی جنگ کو ختم نہیں کرنا چاہتیں اور ہر طرح ایران کی امداد و اعانت کر رہی ہیں۔

اسلام کے خلاف یہود اور شیعوں کی اسی مشترکہ خوفناک سازش اور ان کے اسی ناپاک منصوبے کے مطابق انقلاب کے بعد سے ایران ہر سال حج کے موقع پر جوین شریفین یعنی حرم کراؤ حرم مدینہ خصوصاً حرم مکہ شریف میں خلفشار اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ حکومت ایران ایرانی کمانڈوز اور بہت سے شیعہ حاکم کو فساد انگیزی اور فتنہ آفرینی کی تربیت دے کر مکہ منظم بھیجتے ہے۔ اور ہر سال یہ لوگ وہاں انتشار مچھلا کر حرمت حرم کو پاگل کرتے ہیں، اور مسلمان حجاج کو پریشانی میں مبتلا کر کے، ذرائع کی ادا بھی میں غل جوتے ہیں۔

گزشتہ سال یعنی ۱۴۰۷ھ میں تو ایرانی شیعوں نے مسجد حرام پر باقاعدہ حملہ کیا، وہاں غنیمی کی تصویر آویز کر دی جا بھی۔ کہہ شریف میں آگ لگانے اور اس پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ ابھر کے اس ایرانی شیعہ لشکر کی تعداد کئی ہزار تھی۔ انہوں نے حرم شریف میں خون ریزی کی، سعودی پولیس کے کئی جوانوں کو شہید کیا اور بہت سے شیعہ حجاج کو زخمی اور شہید کیا، سعودی پولیس نے بہت مصیبت و مشقت سے کام لیا اور احترام حرم کی وجہ سے گولی نہیں چلائی بلکہ کوئی سلاح بھی استعمال نہیں کیا اور صرف ہاتھوں سے ان اصحاب الغیسل کو مسجد حرام میں داخل ہونے اور حرمت کہہ کو پاگل کرنے سے روکتے رہے۔ جب ان محمدین فی الحرم کا زور بہت زیادہ ہو گیا تو سعودی پولیس نے مجبور ہو کر آنسو گیس بھیجی، اور شیعہ حجاج نے بھی ان کی اعانت کی۔ جب امریکہ کا کوشش کو منتشر ہوا تو واقعات مشہور و معروف

ہیں اور ان کے لاکھوں عینی نشاہد موجود ہیں۔ اس سال پھر چینی حکومت نے اسی قسم کا لشکر تیار کر کے
چ کے موقع پر بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ جس کا اس نے اعلان بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بیت، حرم شریف اور
خادمِ حرمین شریفین مملکتِ سعودیہ عربیہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین !

انقلابِ ایران کے بعد ایرانی حکومت نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے بلکہ
بزرگِ خود تباہ کرنے کے لئے کیا کیا تدبیریں کی ہیں، اور کیسے کیسے خوف ناک جرائم و معاصی کا ارتکاب
کیا ہے؟ اس کی فہرست خاصی طویل ہے۔ یہاں اس کی تفصیل بیان کرنا مقصود نہیں۔
چند امور کی طرف مختصر اشارہ صرف یاد دہانی کے لئے کر دیا گیا، کیونکہ ہمارے سنی بھائی اسلام اور
اہلِ اسلام کے ان دشمنوں کے تباہ کن اور خوف ناک کرتوتوں کو بہت جلد بھول جاتے ہیں۔ اس
لئے اہم علماء اسلام کے دامِ فریب میں بار بار پھنستے رہتے ہیں۔ ہماری اس خوش اخلاقی یا کمزوری
سے فائدہ اٹھا کر دشمنانِ اسلام خصوصاً شیعہ ہمیں فریب دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔
ادب اپنے باطل مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہمیں سے امداد حاصل کر لیتے ہیں۔ اس قسم کے
دامِ فریب کی ایک تازہ مثال یہاں پیش کی جاتی ہے اور اسی سے آگاہ کرنا مضمون کا اہم مقصد ہے۔
روزنامہ ”جنگ“ کراچی، صفحہ ۵، فروری ۱۹۸۸ء (جمہوریہ شیش) کی مندرجہ ذیل خبر ملاحظہ ہو۔

”لندن میں ایک ”سیمینار“ پاکستان میں اسلامی انقلاب کے امکانات اور اس
کا طریقہ کار کے موضوع پر منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں انگلستان، امریکہ،
سعودی عرب، بعض افریقی ممالک میں آباد پاکستانی باشندے اور خود پاکستان
سے گئے ہوئے دو درجن کے قریب افراد نے شرکت کی۔ سیمینار کا کلیدی
خطبہ ڈاکٹر سلیم صدیقی نے پیش کیا بعد ازاں جس پر طویل بحث ہوئی۔ ڈاکٹر صدیقی نے
اپنے خطاب میں کہا:

”کمزور مالی طاقت کا مقابلہ صرف اسی وقت کیا جاسکتا ہے کہ دنیا بھر میں اسلام
بھی مقبہ ہو جائے۔ دنیا بھر میں اسلام اس وقت تک مقبہ نہیں ہو سکتی جب
میں مسلمانوں کے درمیان قومیتوں کی بنیاد پر بنی ہوئی قومی مہمکتیں قائم ہیں۔“

”امت مسلمہ میں اتحاد صرف اسلام کی بنیاد پر ہی قائم ہو سکتا ہے اور اس کے

لئے ضروری ہے کہ قائم شدہ قومی ملکوں کا خاتمہ کر دیا جائے اور قومی ملکوں کا خاتمہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہر ملک اور ہر علاقے کے عوام امت کے ہر حصے میں اسلامی انقلاب برپا کریں اور اس سعی میں ہر علاقہ کے مسلمان ہر دوسرے علاقہ کے مسلمانوں کی مدد اور پشت پناہی کریں۔ حتیٰ کہ ایک عالمی تحریک وجود میں آجائے اور یکے بعد دیگرے امت کے ہر حصہ میں اسلامی حکومتیں قائم ہو جائیں ۹

خطبہ کے اس تہمیدی مضمون سے یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ اس سیمینار کا مقصد تعمیری نہیں تھا بلکہ سراسر تخریبی تھا۔ اسلامی ممالک میں خلفشار پیدا کرنے، ہنگامے پانے اور فتنہ و فساد پھیلانے کی کھلی ہوئی دعوت دی جا رہی ہے۔ خطبہ مذکور کی آواز صاف غنی کے نعروں انقلاب کی صدائے بازگشت معلوم ہوتی ہے۔ آواز کی موجوں کی رفت را اسلامی نہیں ایرانی دلچسپی ہے۔ اس خطبہ کا دوسرا جز بھی ملاحظہ ہو۔

”اسلام کی مخالف جماعتوں، گروہوں اور طبقوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اب اتنے مکاتب فکر اور طبقوں میں بٹ چکے ہیں کہ ان کے درمیان اتحاد ممکن ہی نہیں رہ گیا ہے۔ حقیقت اس کے برخلاف ہے۔ اسلام میں دو بڑے مکاتب فکر پائے جاتے ہیں یعنی شیعہ اور سنی۔ ان میں اختلاف رائے سیاسی تھا جس نے تاریخی عوامل کے نتیجے میں دینی اور فقہی شکل اختیار کر لی۔ شیعہ علماء اور عوام کا مسلک الگ ضرور تھا لیکن علماء ان حضرات نے ہمیشہ سنی علماء اور سنی عوام کے ساتھ اسلامی حکومتوں اور ان کے حکمرانوں کا ساتھ دیا ہے۔ یہاں تک کہ ۱۹۷۹ء میں جب عراق میں انگریز فوجیں داخل ہوئیں تو نجف کے شیعہ علماء نے فتویٰ دیا کہ عثمانی خلیفہ کے حق میں جنگ کرنا عین جہاد ہے۔“

روزنامہ ”جنگ“ میں اس خطبہ کا تعارف کرانے والے نے اسے بجا طور پر کلیدی خطبہ کہا ہے۔ اس کلید نے ایک طرف سیمینار کا افتتاح کیا تو دوسری طرف اس راز کو بھی کھول دیا کہ یہ سیمینار فتنہ پھیلانے کا ایک جوا، ایسا وسیعہ تھا کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام کے خلاف عرب کے خلاف

شیعی و یہودی سازش اور شراغیزی کا ایک حصہ ہے۔ شیعہ کی اختلافات کو صرف سیاسی یا صرف فقہی مجھی فرمی کہنا، افسوس ناک غلط بیانی ہے۔ حیرت ہے کہ ایسی کھلی کھلی جملی غلط بیانی کی جیسا کہ کیے ہوئی اشیعوں اور سنیوں کے درمیان بنیادی عقائد میں اختلاف ہے۔ اہل سنت کا ایمان ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو آج تک ہر قسم کی تحریف و تبدیلی سے محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا مگر اس کے بالکل برخلاف شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں اور اس پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ شیعہ ختم نبوت کے بھی منکر ہیں اور بارہ اشخاص کو نبی کریم خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صاحب وحی و صاحب کتاب سمجھتے ہیں اور انہیں درج میں نبی کریم خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور دوسرے انبیاء علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے اہم عقیدوں میں شیعہ اہل سنت سے اختلاف کرتے ہیں۔ ان اساسی و بنیادی اختلافات کے ہوتے ہوئے شیعہ کی اختلافات کو معمولی اور ذروی کہنا کتنی کھلی کھلی غلط بیانی ہے۔ ان بنیادی اختلافات کی بناء پر اہل سنت کے نزدیک شیعہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

شیعوں نے ہمیشہ اسلامی حکومتوں کے خلاف سازشیں کیں۔ اور اہل سنت کو دینی و نبوی ہر قسم کے نقصانات پہنچانے کی کوشش میں معروف ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ چودہ سو برس کی مدت میں جتنی اسلامی حکومتیں تباہ ہوئیں، ان کی تباہی میں شیعوں کا ہاتھ ضرور رہا ہے۔ تاہم یہ سب سے گٹھ جوڑ کر کے اور اندرونی طور پر سازشوں کا جال بھیل کر انہوں نے خلافت عباسیہ کو تباہ کیا، خلافت ترکیہ کے مٹانے میں بھی شیعوں نے یہود سے گٹھ جوڑ کر کے بہت بڑا اور اہم حصہ لیا۔ مغلیہ حکومت بھی انہیں کی سازشوں سے ختم ہوئی اور وہ آج کل یہود سے گٹھ جوڑ کر کے پاکستان اور عرب کی اسلامی حکومتوں خصوصاً سعودی عرب کی بربادی کے درپے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حکومتوں کو شیعوں اور یہود اور جلد دشمنان اسلام کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور اب تو شیعہ کھلم کھلا حرم کعبہ اور خود بیت اللہ کی بے حرمتی کرنے کے درپے ہیں۔ گزشتہ سال اس گناہ عظیم بلکہ کفر بواح کا ارتکاب کر چکے ہیں اور اس سال حج کے موقع پر پھر اس کا ارادہ کر رہے ہیں۔

ان کے خلاف